رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ عہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ عہ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۲۰ عہ

جلد ۲۵	۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۳ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ستمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب لاہور سے واپس آگئے ہیں:۔

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کی والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ آج بعمر ۵۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم خان صاحب برادر خان عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ کی نعش آج لاہور سے بذریعہ لاری قادیان لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا اور نعش مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخالفت کی جھاگ روحانی پانی کی سطح سے بہت جلد نابود کی جاتی ہے

"غور کا مقام ہے۔ کہ جس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوّتِ حقہ کی تبلیغ کر رہے تھے۔ اور کلام ربّانی نازل ہو رہا تھا۔ اس وقت مسیلمہ کذاب۔ اور اسود عنسی نے کیا کیا فتنے برپا کر دیئے تھے۔ ایک طرف قرآن کریم کی یہ سورتیں نازل ہوئیں۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ اور اس کے مقابل پر مسیلمہ نے اپنی وحی یہ سُنائی۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِالْحُبْلٰى اَخْرَجَ مِنْهَا۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے کذاب کے کھڑے ہونے سے کیا کیا فتنے ہوئے ہوں گے۔ اور جس وقت بیادہ لوح لوگ ایک طرف وحی قرآنی سُنتے ہوں گے۔ اور ایک طرف مسیلمہ کی شیطانی تکیں ان کے کانوں تک پہونچتی ہونگی۔ تو کیا کیا ابتلاء انہیں پیش آتے ہوں گے۔ ایسا ہی ابن صیاد نے بہت فتنہ ڈالا تھا۔ اور یہ تمام لوگ ہزارہا لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوئے تھے۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ نے حق کی روشنی ظاہر کر دی۔ اور مومنین پر سکینت۔ اور اطمینان نازل کی۔ سو اس کے حکم کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور صبر کے ساتھ راہ دیکھنا چاہیئے۔ وھو علٰی کل شیءٍ قدیر۔ جب آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ اور ایک وادی کو پُر کرتی ہے۔ اور زور سے چلنا چاہتی ہے۔ تو یہ قانونِ قدرت ہے۔ کہ اس پر ایک قسم کی جھاگ آجاتی ہے۔ وہ جھاگ بظاہر ایک غلبہ اور فوقیت رکھتی ہے۔ کہ پانی اس کے نیچے۔ اور وہ اوپر ہوتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اس قدر بڑھتی ہے۔ کہ پانی کے اوپر کی سطح کو ڈھانک لیتی ہے۔ لیکن بہت جلد نابود کی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارسا دارالسلطنت پولینڈ میں

احمدی مجاہد

وارسا کا مشہور روزنامہ Express Poranny احمدی مجاہد چودہری حاجی احمد خانصاحب ایاز بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی کا فوٹو دے کر ۲۹ اگست کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

پولش زبان بولنے والے ہندوستانی ہر روز دیکھنے نصیب نہیں ہوتے مگر ہم چودہری حاجی احمد ایاز خان نمائندہ خلیفۃ الاسلام قادیان کو دیکھ سکتے ہیں جو کہ ہماری زبان اچھی طرح بول سکتا ہے۔

اس کا حلیہ:۔ میانہ قد۔ نازک بدن۔ سیاہ بال۔ سیاہ آنکھیں۔ سفید پگڑی۔ سفید پاجامہ ہے۔ تین یورپین زبانیں (انگریزی۔ ہنگری اور پولش) اور پانچ مشرقی زبانیں جانتا ہے۔ دہلی اور لاہور کی یونیورسٹیوں سے قانون وفنون کی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد خلیفۃ الاسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے یورپ میں اسلام کی نمائندگی کے لئے بھیجا گیا ہے۔

ایاز خان نے اسلام کی نئی تحریک اور جماعت احمدیہ کی نسبت بہت کچھ بتایا۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت احمد نے ڈالی۔ ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات کے بعد خلیفہ اول امیر المومنین نور الدین اعظم جماعت احمدیہ کی راہ نمائی فرماتے رہے۔ ایاز خان یورپ کے بعض اسلامی مرکزوں میں قیام کے بعد ہمارے ملک میں آیا ہے۔ وہ تحریک اسلام کی نسبت بڑی گرم جوشی سے گفتگو کرتا ہے۔ "میں تین ماہ سے وارسا میں مقیم ہوں" اس نے کہا۔ میرا کام پولینڈ کے لوگوں اور جماعت احمدیہ کے درمیان مذہبی۔ تمدنی۔ اور تجارتی تعلقات پیدا کرنا ہے۔ میں نے انگریزی اور ہندوستانی اخباروں میں پولینڈ کے متعلق چودہ رپورٹیں اور مضمون لکھے ہیں۔ اور ان میں سے تین انگریزی مضامین مارشل پلسڈسکی Marshal Pilsudski کی یاد میں ہیں۔ میں اسلامی مشنوں کے لئے میدان تیار کر رہا ہوں۔ میرے بعد ہندوستانی مبلغ آئیں گے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ یورپ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کریں۔

آل انڈیا نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک نہایت اہم اجلاس

نیشنل لیگوں کے لئے ضروری اعلان

آل انڈیا نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک نہایت ضروری اجلاس پانچ ستمبر بروز اتوار ۲ بجے بعد دوپہر نیشنل لیگ قادیان کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ممبروں سے درخواست ہے۔ کہ وہ ضرور اس اجلاس میں شریک ہوں۔

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ

درخواست ہائے دعا۔ (۱) میں ایک محکمانہ امتحان کی تیاری کر رہا ہوں۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد صادق ٹرین کنٹرولر بلاسپور (۲) میری والدہ صاحبہ اور عزیزہ سکینہ وعزیز نعیم احمد سخت بیمار اور جہلم کے زنانہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سلطان احمد گجراتی بورڈنگ تحریک جدید۔

مخلصین جماعت تحریک جدید کو اسقدر کامیاب کریں

کہ

سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ پائی جائے

(۱) "اگر واقعی تمہاری سچی خواہش ہے تو ایسا ماحول پیدا کرو۔ جس میں قربانی ممکن ہو۔ ورنہ خالی دعوے بے فائدہ شے ہے۔ دعوے کرنا تو مشکل نہیں۔ بلکہ منافق زیادہ دعوے کیا کرتے ہیں"۔

(۲) "صرف موتہہ کا دعویٰ کچھ نہیں بلکہ عمل سے اس کی تائید ہونی چاہیئے۔ جو اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جو قربانی کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے مطابق ماحول بھی پیدا کرے"۔

(۳) "میں نے بتایا تھا کہ قربانی اچھی چیز ہے۔ اور ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ قربانی کرے۔ مگر جس قربانی کے لئے وہ سامان پیدا نہیں کرتا۔ اس کی خواہش میں ایمان کی علامت نہیں بلکہ نفاق کی علامت ہے"۔

(۴) "دیانت داری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جب تم دعوے کرتے ہو۔ تو اس کے پورا کرنے کے سامان بھی کرو۔ ورنہ تم تمسخر کرتے ہو خدا سے اور تمسخر کرتے ہو اس کے رسول سے اور تمسخر کرتے ہو اس کے خلیفہ سے"۔

تحریک جدید سال سوم کا وعدہ کرنے والے مخلصین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یکم ستمبر سے آخری سہ ماہی شروع ہے۔ جن جماعتوں کے بحیثیت جماعت یا جن افراد کے انفرادی وعدے پورے نہیں ہوئے۔ وہ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ آخری تاریخ یکم دسمبر ۳۷ء سے پہلے اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر سکیں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ مخلصین جماعت اس سال کی تحریک جدید کو اس قدر کامیاب کریں۔ کہ سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ مل سکے پورا ہو جائے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق ضروری اعلان

طلباء اور احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ ہوسٹل لاہور بجائے کوٹھی نمبر ۳۶ ایمپرس روڈ کے کوٹھی ۱۲/۴۳ ایمپرس روڈ پر منتقل ہو گیا ہے۔ اور کوٹھی ۳۶ جس میں ہمارا سابقہ ہوسٹل تھا۔ اب وہاں مسلم ہوسٹل ہے۔ جس کا ہماری جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا احمدیہ ہوسٹل کے تمام طلباء کوٹھی ۱۲/۴۳ کے پتہ پر بعد تعطیلات آئیں۔ امسال طلباء کو داخلہ کے لئے ایک ایڈمیشن فارم پُر کرنا ہوگا۔ جو سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل سے مل سکتا ہے۔ طلباء سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ شرائط فارم پر انشراح صدر سے عمل کریں گے۔ یہ شرائط حصول اخلاق وتقوےٰ کے لئے ضروری ہیں۔

احمدی بورڈران کا فرض ہے کہ دیگر ہوسٹلوں کے طلباء کے سامنے ایک اعلےٰ عملی نمونہ پیش کریں۔ اور ثابت کردیں کہ احمدیت انسان کے اندر جوش عمل اور پاکیزگی کی روح پھونک دیتی ہے۔ اور باقی لوگ اس سے محروم ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے طلباء اور ان کے گارڈین صاحبان اس طرف خاص توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جمادی [illegible] ۱۳۵۶ھ

جمعیۃ العلماء ہن[illegible] کانگرس

ناظم صاحب "جمعیۃ العلماء ہند" نے حال میں جو "اہم بیان" اخبار[illegible] میں شائع کرایا ہے۔ اس میں اگر[illegible] حسب معمول بلند بانگ دعاوی [illegible] ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنی ناکا[illegible] کا رونا بھی رویا گیا ہے۔ اس [illegible] عالم وجود میں آتے [illegible] یہ قرار دے لیا تھا کہ گا[illegible] ارشادات کو اپنے لئے صحیفہ آسمانی سمجھکر ان پر عمل کریں۔ اور اپنے زیر اثر مسلمانوں سے عمل کرائیں۔ اور کانگرس جو بھی تحریک جاری کرے۔ اس میں ایک طرف تو خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو پھنسانے کے لئے یہ فتوے صادر کر دیں۔ کہ اسلام بھی وہی کہتا ہے۔ جو کانگرس کہہ رہی ہے؛

گاندھی جی کی اس قدر مطیع و منقاد ہونے اور کانگرس کا اس طرح کلمہ پڑھنے کے بعد "جمعیۃ العلماء" کو امید تھی۔ کہ جب کچھ حاصل ہونے کا وقت آئے گا۔ تو اسے نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ بحصہ رسدی اس کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ لیکن اب جبکہ کانگرس ایک طرف تو حکومت کے ساتھ تعاون اور اشتراک عمل کی پالیسی اختیار کر چکی ہے۔ اور دوسری طرف "جمعیۃ العلماء" کو اس نے پوچھا تک نہیں۔ جمعیۃ العلماء والے عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اب وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ایک تو کانگرس سے اپنی سابقہ وابستگی کو حق بجانب قرار دیں۔ اور دوسرے اپنے لئے کوئی اور راہ تجویز کریں۔ چنانچہ شق [illegible] کہا گیا ہے۔ کہ:۔ "[illegible] ار ہند کے سامنے اس [illegible] سے لے کر آج تک [illegible] ئلہ اہم رہا ہے۔ اور وہ صرف [illegible] ن میں نظام شرعی کا قیام [illegible] نظام شرعی کا قیام بدوں [illegible] ے ناممکن العمل تھا۔ اس لئے [illegible] ملک کی اکثریت کے ساتھ [illegible] عمل کیا۔ تاکہ ہونے والا انقلاب قریب [illegible] ہو جائے۔ ہم نے ہمیشہ اس امر کا [illegible] اعلان کیا ہے۔ کہ ہم ہر جنگ کرنے والی پارٹی کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے۔ خواہ وہ کانگرس ہو۔ یا سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہوں"

مگر یہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اول تو یہی بات فہم و ادراک سے بالا ہے۔ کہ "نظام شرعی کا قیام بدوں انقلاب کے ناممکن العمل ہے" لیکن اگر اسے درست فرض کر لیا جائے۔ تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ جب کانگرس یا اور کسی جنگ کرنے والی پارٹی کے ذریعہ ہندوستان میں انقلاب رونما ہو جائے گا۔ اس وقت مولوی کفایت اللہ صاحب اور فقیر احمد سعید صاحب کی جمعیۃ علماء کو کھلی اجازت دے دی جائے گی۔ کہ وہ نظام شرعی قائم کرے۔ کیا اس کے لئے کانگرس نے جمعیۃ علماء سے کوئی قول و اقرار کیا۔ اور کسی رنگ میں اطمینان دلایا۔ اگر نہیں اور قطعاً نہیں۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء نے اپنے آپ کو کلیتہً اس لئے کانگرس کے سپرد کئے رکھا۔ کہ ہندوستان میں انقلاب پیدا ہو۔ اور اسے نظام شرعی قائم کرنے کا موقعہ میسر آئے؛

پھر یہ بھی تو ایک انقلاب ہی ہے کہ وہ کانگرس جو حکومت سے عدم تعاون کئے ہوئے تھی۔ اب چھ صوبوں کے نظام حکومت پر قابض ہو رہی ہے اور ناظم صاحب کا اپنا بیان یہ ہے کہ "مستقبل قریب میں حکومت سے جنگ کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ کانگرس اور حکومت دونوں باہمی تعاون اور اشتراک عمل کی پالیسی پر مائل ہیں" پھر کیوں نظام شرعی کے قیام کی کوشش نہیں کی جاتی۔ مکمل نہ سہی اس کی داغ بیل ہی ڈال دی جائے مگر یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اور اپنی ناکامی و نامرادی پر پردہ ڈالنے کے عذرات؛

اسی سلسلہ میں بڑے جلال سے کہا گیا ہے۔ کہ "ہم ہر جنگ کرنے والی پارٹی کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے۔ خواہ وہ کانگرس ہو۔ یا سوشلسٹ اور کمیونسٹ" مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ ہر جنگ کرنے والی پارٹی یہ کیونکر گوارا کرے گی۔ کہ انقلاب تو وہ برپا کرے۔ اور ہندوستان کو نظام شرعی قائم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء کے حوالے کر دے؛

یہ رونا تو ماضی کے متعلق رویا گیا ہے۔ اور مستقبل کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ "اگر کانگرس اپنے ہتھیار کھول دے۔ اور حکومت برطانیہ سے تعاون کرے۔ تو کیا ہم کانگرس کے ساتھ ایسے رہیں گے۔ نہیں بلکہ ہم کسی ایسی پارٹی کو تلاش کریں گے۔ جو ہمارے حقیقی مقصد یعنی مکمل انقلاب کو ہم سے قریب کرنے والی ہو۔ ہماری کوشش تو ہمیشہ یہ رہی ہے اور ہم نے ہمیشہ اس قوت و طاقت کی تلاش کی ہے۔ جو بدوں شرکت غیرے ہم کو منزل مقصود تک پہنچانے۔ شرکت اور اشتراک عمل کی راہ تو انتہائی مجبوری۔ بے بسی۔ اور بے کسی کی حالت میں اختیار کی گئی ہے"

علماء کی جمعیۃ کا یہ اعلان اس حالت زار کا مظہر ہے۔ جو اس طبقہ کی مذہبی لحاظ سے ہو چکی ہے۔ یہ لوگ کہلاتے تو علماء ہیں۔ اور ہندوستان میں نظام شرعی قائم کرنے کے دعویدار ہیں۔ لیکن اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ کونسی قوت اور طاقت انہیں منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔ اور اس طاقت کی تلاش میں مختلف پارٹیوں کی دہلیزوں پر ناصیہ فرسائی کر رہے ہیں۔ کیا آج تک ہوا ہے۔ کہ کوئی قوم دوسروں کے سہارے منزل مقصود تک پہنچی ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء مسلمانوں کو اس طرح پہنچانا چاہتی ہے۔ اصل حقیقت یہی ہے۔ جس کا ناظم صاحب جمعیۃ کو خود اقرار ہے۔ کہ "علماء اپنی ان ذمہ داریوں سے جو ان پر خدا اور رسول کی جانب سے عائد ہوتی ہیں۔ غافل۔ اور بے خبر ہیں"

ان حالات میں۔ اور اس قسم کے کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد نہ معلوم جمعیۃ علماء کس منہ سے یہ توقع رکھتی ہے۔ کہ مسلمان اپنے پیٹ کاٹ کر۔ اور بھوکے رہ کر اس پر سیم وزر کی بارش شروع کر دیں۔ اور کس بناء پر کہا جا رہا ہے کہ:۔ "اگر آج بھی مسلمان جمعیۃ علماء کی مالی امداد کریں۔ تو میں ان کو بتا سکتا ہوں۔ کہ جمعیۃ ان کے لئے کس قدر مفید کام کر سکتی ہے" حالانکہ مسلمان اس وقت تک جمعیۃ کی جو مالی امداد کرتے رہے ہیں۔ اس کا ان کو یہ پھل ملا ہے۔ کہ جمعیۃ کانگرس کے گن گانے۔ اور اس کے حق میں فتوے بازی کرنے کے بعد آج ناکامی۔ اور نامرادی کی گھڑیاں گزار رہی اور اپنی ناکامی کا الزام مسلمانوں پر لگا رہی ہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے ارکان اور اُن کی روحانی حیثیت

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے ایک عالمانہ مضمون کا [...]

(۱)

معزز انگریزی موقر "مسلم ٹائمز" لنڈن کے ۱۵ ر اگست کے پرچہ میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب [...] ایس۔آئی کا ایک نہایت عالمانہ مضمون بعنوان "اسلام کا روحانی پہلو" شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کے [...] لئے ذیل میں دیا جاتا ہے ؛

عبادات کی ظاہری حرکات

غیر مسلم مبصرین اور اسلام کے معاند نقادوں کا دعوےٰ ہے کہ اسلام روحانی امور کی طرف بہت کم توجہ دیتا ہے۔ اور اس میں صرف ظاہری رسوم پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ان کا قول ہے۔ کہ یہ امر مذہب کی تمام ابتدائی شکلوں کا ایک خاصہ ہے۔ اس وقت چونکہ ذہن انسانی ابھی دورِ طفولیت میں تھا۔ اور فلسفیانہ حقائق عظیمہ ابھی دریافت نہ ہوئے تھے۔ انسان کی بصیرت ظاہری شکلوں اور گردوپیش کی مادی اشیاء سے آگے نہیں گزر سکتی تھی۔ اس لئے اس نے محض رسوم اور عبادات کی ظاہری حرکات سے خدائی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی یہی وجہ ہے کہ تمام پرانے مذاہب رسوم و رواجات سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اسلام میں بھی زیادہ زور رسوم کی بجا آوری پر ہی دیا گیا ہے ؛

اسلام کے چار ارکان

اسلام کے چار ارکان نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ ہیں۔ یہ تمام ظاہری اعمال ہیں۔ جن پر اس قدر زور دیا گیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے ایک بھی رہ جائے۔ تو ایک مسلمان کا ایمان غیر مکمل سمجھا جاتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ دن کے چند مقررہ اوقات میں چند معین حرکات کے بجا لانے یا سال کے بعض حصوں میں بھوکے رہنے یا بعض مواقع پر چند ایک مقامات کی سیر کرنے یا ایک مقررہ عرصہ کے دوران میں ایک معین شدہ رقم ادا کرنے سے کونسا روحانی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔؟ مختلف لوگ مختلف قسم کے حالات و کوائف کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہوئے حسب ضرورت ایسے قواعد و ضوابط مقرر کر سکتے ہیں۔ جو علی الترتیب ان کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے ممد ہوں۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ تمام ممالک سب زمانوں اور تمام حالات کو ایک ہی دستور العمل کا پابند بنا دیا جائے۔

ظاہری حرکات کا ترک

نیز وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تمام معین اعمال صرف ظاہری اشکال ہیں۔ جن کا کوئی روحانی مطلب نہیں۔ اور شائد یہ ابتدائی زمانہ کے لوگوں کے لئے ضروری ہوں۔ لیکن بنی نوع انسان کی تہذیب یافتہ نسلوں کے لئے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ بطور مثال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف مذاہب نے اپنے ازمنہ ارتقا کے دوران میں ظاہری طریقوں کو کلیتہً ترک کر دیا۔ اور صرف اپنی روحانی حیثیت کو برقرار رکھا ہے

یہودیت کو لے لو یہ مذہب عظیم ابتداء میں رسوم و رواجات کا مجموعہ تھا لیکن جوں جوں وہ ترقی کرتا گیا اس میں ظاہری رسوم کی بجا آوری پر کم سے کم زور دیا جانے لگا۔ بائیبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ [...] کے بعد آنے والے [...] رسم و رواج پر بہت کم [...] کی توجہ کو زیادہ سے زیا[...] کی طرف مبذول کیا۔ یہا[...] عیسےٰ کے زمانہ میں سب [...] زور اس مسئلہ پر دیا گیا۔ کہ ظ[...] بے معنی اور موہوم چیزیں ہی[...] [...]ول شے صرف صفائی قلب [...] نماز اور روزہ روحانیت سے زیادہ جسمانیات سے متعلق ہیں او[ر ح]قیقی کامیابی [د]ل کی صفائی اور خدا تعالےٰ اور انسان [کے] درمیان صحیح تعلقات کے قیام میں ہے ؛

دوسرا بڑا مذہب ہندوازم ہے۔ اس کی ارتقائی منازل بھی ویسی ہی ہیں ابتدائی سٹیج میں یہ مذہب ظاہری رسم و رواج سے محصور تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس نے ترقی کرنی شروع کی۔ یہاں تک کہ بدھ کے زمانہ میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ ظاہری رسوم کچھ چیز نہیں۔ صرف صفائی باطن ہی مذہب کا حقیقی مقصد و مدعا ہے

تیسرا بڑا مذہب زرتشت کا ہے۔ جو اگرچہ موجودہ زمانہ میں نظر طاق نسیاں ہو چکا ہے۔ لیکن ایک زمانہ میں اُسے وہی عزت حاصل تھی۔ اور اس کے اسی قدر پیرو تھے۔ جس قدر اس کے بعد میں آنے والے مذاہب کو حاصل ہوئے۔ نصف کرۂ ارضی اس کے زیرنگیں تھا۔ اور گو موجودہ وقت میں اسے صرف مٹھی بھر پارسیوں کی نمائندگی حاصل ہے۔ لیکن زمانہ ماسبق میں اس کے لاکھوں پیرو تھے۔ یہ مذہب بھی ظاہری طریقوں پر بہت زور دیتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی تمام عبادات کا مقصد روحانیت کا حصول قرار پایا۔ اور ظاہری رسوم کو بہت حد تک ترک کر دیا گیا ؛

مذاہب کے زوال پر نظر

مسئلہ ارتقا ان تمام باتوں کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ہم مذاہب کے زوال کا مطالعہ کریں۔ تو بھی اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں جو یہ ہے کہ کسی مذہب کے زوال سے اس کی ظاہری رسوم زیادہ سے زیادہ نمایاں [...]نی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک [...] [ر]سوم کے بیرونی قشر کے سوا اور [...] باقی نہیں ر[ہتا]۔ یہودی۔ ہندو اور [...] کا زوال اس اصل ک[ا] [...] قرون وسطےٰ میں عیسائیت [...] اس اصل کو اور زیادہ تقویت [...] ہمیں ہندو مذہب کی ترقی اور اس کے زوال میں سب ذیل تین ادوار نہایت صراحت کے ساتھ نظر آتے ہیں۔

اوّل۔ ابتدائی دور یعنے رسم و رواج پر زور دینے کا دور۔ دوم۔ ترقی یافتہ سٹیج یعنی روحانی ترقی کا دور۔ سوم۔ دور تنزل یعنی ظاہری رسم و رواج کی طرف عود کرنے کا دور۔

یہ مشاہدات لازمی طور پر اس نتیجہ کی طرف ہماری راہ نمائی کرتے ہیں۔ کہ ظاہری رسوم کی پابندی تمدن کے ابتدائی دور سے متعلق ہے۔ اور تمدنی ترقی اور ارتقار کی موجودگی میں ظاہری رسوم کی پابندی کی صرف انہی لوگوں سے توقع کی جاتی ہے۔ جو غیر ترقی یافتہ ادراک رکھتے ہیں۔ اور غیر مرئی روحانی حقائق کو سمجھنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ لہٰذا اسلام کا رسوم پر زور دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ مذہب اپنے ظہور کے وقت عربوں کی ابتدائی حالت کے مطابق تھا۔ لیکن تہذیب۔ اور ترقی کے اس زمانہ کی ضروریات و لوازمات کے لئے جس میں روح کی صفائی ہی مذہب کا اصل مدعا سمجھی جاتی ہے۔

350

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بالکل غیر موافق ہے۔ اسی صورت حال کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندر بھی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی۔ جو بقول خویش ان ظاہری طریقوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔

ایک مسلم گریجوایٹ کا مضمون

چند سال ہوئے۔ ایک مسلم گریجوایٹ نے ایک مضمون میں جو اس نے مختلف اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجا۔ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس نے لکھا تھا۔ کہ وضو۔ نماز روزہ اور حج وغیرہ صرف عربوں کے حالات کے موافق باتیں تھیں۔ اور یہ محض ظاہری حرکات ہیں۔ اس کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان اعمال کے بجا لانے کا صرف اس لئے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمیں وہ طریق بتایا جائے۔ جس کے مطابق ہمیں اپنے آپ کو چلانا چاہیئے۔ اور کہ ان اعمال کے لئے اسلام نے جو ظاہری صورت مقرر کی ہے۔ وہ کوئی خاص حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتی۔ چونکہ اس زمانہ کے عرب ایک بے قاعدہ اور بے ہنگم سی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور وقت کی قدر و قیمت نہ جانتے تھے اس لئے پنجگانہ نمازیں مقرر کی گئیں تاکہ ان میں باقاعدگی اور پابندیٔ وقت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اسی طرح چونکہ پانی وغیرہ کی قلت کے باعث وہ صاف ستھرے نہ رہتے تھے اس لئے حفظانِ صحت کے اصول پر باقاعدہ وضو کرنے اور جسمانی صفائی کے متعلق دیگر احکام کی تلقین کی گئی مگر اس تہذیب یافتہ بیسویں صدی میں چونکہ مہذب لوگ روزانہ وضو اور غسل کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان امور کے متعلق کسی مذہبی حکم کے محتاج نہیں۔ مزید برآں تمام تعلیم یافتہ لوگ نہ صرف وقت کی قیمت کلی طور پر سمجھتے ہیں۔ بلکہ عموماً ان کے اوقات ایسے مفید رنگ میں صرف ہوتے ہیں۔ اور انہیں اس قدر کام سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ کہ ان کے لئے روزانہ پانچ نمازیں ایک غیر ضروری بار بن جاتی ہیں۔ اگر نماز بالفرض بہت ہی ضروری چیز ہے۔ تو کھانا کھانے کے وقت ابتدائی اور اختتامی دعا خالق کو مخلوق سے راضی رکھنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔

پھر اسلام کے ظہور کے وقت مشرقی فرمانروا رعایا کو اپنے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اور اس طرح سجدہ کامل اطاعت اور انکساری کا ایک نشان سمجھا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ایک مسلمان کو خدا تعالےٰ کے سامنے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ مشرقی پوشاک چونکہ اس قسم کے عمل میں غیر ضروری طور پر مانع نہیں تھی۔ اور اہلِ مشرق کے اعضاء ان حرکات کے کرنے میں چست واقع ہوئے تھے۔ اس لئے سجدہ اسلامی نماز کا ایک اہم پہلو بن گیا لیکن موجودہ طرزِ تمدن میں اس قسم کی ورزشی حرکات کرنے میں بہت سی مشکلات اور دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور زمانہ حاضرہ کے حکمران اب سجدہ کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا لازمی جزو تصور نہیں کرتے۔ اور پُر فیشن انگریزی پتلون پہن کر اس کے خراب ہونے کے اندیشہ سے اور پہننے والے کے سلیقہ کی قربانی کے بغیر سجدہ کرنا محال ہے۔ اگر موجودہ انگریزی پتلون کو صرف لقعت در جن شرعی سجدوں کی کوفت برداشت کرنا پڑے۔ تو یقیناً اس کی شکل بگڑ جائے گی۔ اور وہ قطعاً اس قابل نہ رہے گی۔ کہ کسی باسلیقہ سوسائیٹی کا کوئی خود دار ممبر اسے پہن کر اس میں حاضر ہو سکے۔ سجدہ میں پتلون کی مزاحمت کے علاوہ اعضاء کی لچک بھی غائب ہے۔ جو کرسیوں کی جگہ فرش پر قالین کے مسلسل استعمال سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اعضاء کی سختی جو کرسیوں اور صوفوں کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے جسمانی لحاظ سے سجدہ کو ناقابلِ عمل بنا دیتی ہے۔

اسی طرح سال کے دوران میں ایک مقررہ عرصہ کے لئے بھوکے رہنے میں بھی کوئی حکمت نظر نہیں آتی۔ روزہ کی ظاہری شکل کو قائم رکھنے کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ رمضان میں کھانوں کی تعداد کم کر دی جائے۔ روزہ کے دوران میں معمولی ناشتہ وغیرہ پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

حج کعبہ کی بجائے یہ زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ کہ ایجوکیشنل کانفرنس اور لیگ کے سالانہ اجلاسوں میں شمولیت لازمی قرار دے دی جائے علی گڑھ کالج۔ مسلم یونیورسٹی۔ اور دیگر قومی اداروں کو عطیہ جات زکوٰۃ کے قائم مقام بن سکتے ہیں۔

یہ ہے وہ طریق جس کے مطابق زمانۂ حاضرہ کا ایک مسلمان گریجوایٹ قرآن کریم۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیش فرمودہ احکام اور بقول خویش "ظاہری نشانوں" (Symbols) کی تشریح کرتا ہے۔

غلط خیالات رکھنے والے مسلمان

گو اس قسم کے خیالات کے کھلے اظہار کی جرأت صرف ایک ہی شخص کو ہوئی۔ لیکن بدقسمتی سے ہزاروں مسلمان ایسے ہیں۔ جو اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ مگر رائے عامہ کا خوف ان کے کھلے اظہار سے انہیں باز رکھے ہوئے ہے۔ ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف اسلام کے مخالف مبصرین ہی مسئلہ کے اس پہلو پر زور دیتے ہیں۔ بلکہ یہ بات خود بہت سے مفکر مسلمانوں کے دماغوں میں بھی جاگزین ہو رہی ہے ایسے لوگوں میں سے بعض تو مذہب کے روحانی پہلو سے کلیتہً اپنا تعلق کھو چکے۔ اور اس کے متعلق تمام دلچسپی ضائع کر چکے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں۔ جو خواہ ایک لمبے تعلق کے باعث یا عادت کے طور پر۔ یا ایک خالص قومی جذبہ کے نتیجہ میں اپنے آبائی مذہب کے لئے جذبۂ محبت رکھتے ہیں۔ ایسے عذر اور بہانے تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ جو غیر مسلموں کے اس قسم کے اعتراضات کا مقابلہ کر سکیں۔ اور اس کے باوجود قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیش فرمودہ اسلامی احکام کی ظاہری حیثیت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

جس نوجوان کے خیالات کی میں نے اوپر تشریح کی ہے۔ وہ اسی جماعت کے لوگوں میں سے شمار کیا جا سکتا ہے۔ جس کا خیال ہے۔ کہ یہ تمام اعمال محض "ظاہری اشکال" ہیں۔ اور کہ ان کی اصل غرض و غایت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کھلی اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ ہم خود اخلاق اور اعمال کے ایسے قواعد مرتب کریں۔ جو موجودہ حالات کے مطابق ہوں۔ جن کے ماتحت ہم اس وقت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بونس آئرس (ارجنٹائن) میں احمدیت کی ترقی

بونس آئرس میں جولائی اگست ۱۹۳۶ء سے کام شروع کیا گیا۔ اور اس وقت جولائی ۱۹۳۷ء کے آخر تک قریباً ۲۹ افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ سب سے پہلے احمدی شیخ حسین احمد صاحب الرفاعی اور ان کی اہلیہ محترمہ Sra Feliciana اور ان کے نو بچے ہیں۔ ان کے علاوہ جناب نجیب یوسف مظلوم صاحب انکی اہلیہ اور ان کے سات بچے۔ مکرم یوسف عبدالرحمٰن صاحب۔ مکرم احمد صغیر صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور ان کے پانچ بچے۔ تمام احمدی بچے عربی زبان کی تعلیم اور احمدیہ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور کئی خاندان اور افراد احمدیت کے قریب آ چکے ہیں۔ ان تمام احمدیوں کی دینی حالت نہایت عمدہ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے

غیر مبایعین کے بکلی جھوٹے اور ناحق پر ہونیکا قطعی ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکر غیر مبایعین براہ مہربانی مندرجہ ذیل الفاظ کو غور سے پڑھیں۔ اور خود فیصلہ کریں۔ کہ جو کچھ وہ قولاً یا فعلاً کہہ اور کر رہے ہیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی حق اور صداقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے۔ اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔" (تحفہ گولڑویہ خورد صفحہ ۹)

یہ ایک ایسا اصل ہے کہ کوئی باطل مذہب۔ کوئی باطل عقیدہ ایسا نہیں۔ جو اس معیار پر پرکھنے سے کھلے طور پر باطل نہ ثابت ہو سکے۔ اس وقت میرے مدنظر صرف غیر مبایعین ہیں۔ اور میں ثابت کروں گا۔ کہ ان کے عقائد متعلقہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یقیناً غلط ہیں۔

منجملہ ان بیس عقائد باطلہ کے جو غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق رکھتے ہیں۔ میں صرف پانچ کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کی نظیر حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کوئی نہ ہوئی۔ نہ پیش کی جا سکتی ہے۔ اور اس وجہ سے بموجب معیار مندرجہ بالا وہ عقائد باطل جھوٹ اور ضلالت ہیں:۔

(۱)

غیر مبایعین کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ قرآن شریف کتب سابقہ احادیث نبویہ اور تازہ کلام الٰہی یعنی وحی مسیح موعود میں بطور پیشگوئی اور بطور خطاب کے صریح طور سے بکثرت نبی اللہ اور رسول اللہ کے القاب اور ناموں کے ساتھ پکارے جانے کے باوجود فی الواقعہ نبی اور رسول نہیں ہیں۔ مگر یہ ایک ایسا باطل عقیدہ ہے۔ کہ جس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی یعنے یہ نہیں دکھایا جا سکتا۔ کہ کلام الٰہی میں بطور پیشگوئی اور بطور خطاب کسی کو صریح الفاظ میں نبی اللہ اور رسول اللہ کہا گیا ہو۔ لیکن وہ دراصل نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ہو۔ اور چونکہ اس کی کوئی نظیر نہیں اس لئے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلیہ کا مصداق ہے۔ کہ "جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔" اور غیر مبایعین کا جھوٹا ہونا ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن شریف کتب سابقہ احادیث نبویہ اور تازہ وحی الٰہی میں بتصریح اور بکثرت نبی اللہ اور رسول اللہ کے نام سے نامزد کرنے کے بہت سے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جس میں مجملاً۔ قرآن شریف۔ احادیث کتب سابقہ اور وحی مسیح موعود سب آ جاتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

"ایسا ہی خدا نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالےٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے ... پس جس شخص کو خدا تعالےٰ بصیرت عطا کرے گا۔ اور وہ مجھے پہچان لے گا۔ کہ میں وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے ..... وہ مجھے اسی طرح افضل سمجھے گا جس طرح خدا اور رسول نے مجھے فضیلت دی ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

پس غیر مبایعین کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کلام الٰہی میں نبی اللہ اور رسول اللہ کے نام سے بتصریح نامزد ہوتے ہوئے بھی نبی اللہ اور رسول اللہ نہ تھے۔ ایک ایسا باطل عقیدہ ہے۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ عالم بکلی عاجز اور قاصر ہے۔ کیا غیر مبایعین بموجب "سچ کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی نظیر ہوتی ہے" اپنے عقیدہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کوئی نظیر پیش کر سکتے ہیں غرض غیر مبایعین سے ہمارا یہ کھلا مطالبہ ہے۔ کہ حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک اگر کوئی ایسی نظیر ہے تو پیش کریں کہ کلام نبوت میں کسی کو نبی اللہ اور رسول اللہ کہا گیا ہو۔ لیکن وہ موعود فی الواقعہ نبی اور رسول نہ ہو۔ یا اگر نبی اور رسول والی شرط ان کو بہت بھاری معلوم ہو۔ تو اس کو عام کرتے ہوئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کوئی ایسی نظیر حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کے زمانہ کی پیش کریں۔ کہ کلام الٰہی کی کوئی ایسی پیشگوئی جو انسانی کمالات کے دائرہ کے اندر ہو۔ جس کا ہونا ممکن الوقوع ہو۔ اور انسان کے لئے محال عقلی ونقلی نہ ہو۔ اور اس پیشگوئی کو ظاہر پر حمل کرنے کے سوا کبھی کوئی اور چارہ ہو سکا ہو۔ اگر کوئی ایسی نظیر ہے۔ تو پیش کریں ورنہ ان کے کذب میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

اس جگہ ایک اعتراض کا جواب دے دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باوجود ظلی بروزی مجازی یا امتی تسلیم کرتے ہوئے آنحضور کو فی الواقع نبی اور رسول ماننا یہ بھی ایک ایسا امر ہے جس کی نظیر بزعم غیر مبایعین کوئی نہیں پائی جا سکتی لیکن غور سے دیکھا جائے تو غیر مبایعین کے اس اعتراض کو ہمارے مطالبہ سے کوئی نسبت نہیں۔ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ خواہ انسان امتی ہو۔ مجازی ظلی۔ بروزی غرض کسی بھی انسانی صفت سے اضافی طور پر متصف ہو۔ اگر کلام الٰہی اس کو نبی اور رسول کے نام سے نامزد کرے تو وہ کلام الٰہی کی بنا پر یقیناً نبی اللہ اور رسول اللہ ہوتا ہے۔ اور اس کا ظلی بروزی مجازی ہونا اس کے نبی ہونے کے منافی نہیں ہو سکتا۔ اس کے خلاف کوئی نظیر ہے تو غیر مبایعین پیش کریں لیکن غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا چونکہ نبی ہونے کے ساتھ امتی ہونا بے نظیر ہے یعنے کوئی نبی امتی نہیں ہوا۔ اس لئے آپ کا نبی ہونا باطل ہے۔ مگر اس بے نظیری کی بھی کئی نظیریں موجود ہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امی اور خاتم النبیین ہونے میں انبیاء علیہم السلام میں بے نظیر نہیں۔ کیا حضرت آدم بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہونے میں انبیاء علیہم السلام میں بے نظیر نہیں؟ مگر باوجود امی ہونے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور باوجود بے مادر وپدر ہونے کے حضرت آدم علیہ السلام کلام الٰہی کی بناء پر نبی قرار دیئے گئے ہیں۔ اس بے نظیری کی وجہ سے زمرۂ انبیاء سے الگ نہیں ہو گئے۔ کیوں۔ لازماً اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ چونکہ ہر ایک چیز با کمال کا فرد اعلےٰ صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت آدم علیہ السلام یا حضرت مسیح موعود فرد اعلےٰ ہونے کی حیثیت سے منفرد ہیں نہ اس اعتبار سے کہ ان کی نوع میں سے کوئی امی نہیں۔ یا کوئی بغیر ماں اور باپ کے نہیں۔ یا کوئی امتی نہیں۔ امی بھی ہزاروں ہیں لیکن ان کا فرد اعلےٰ جس نے باوجود امی ہونے کے نبی بلکہ خاتم النبیین ہونے کا اعلےٰ مرتبہ پایا وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس طرح حضرت آدمؑ بغیر

351

ماں اور باپ کے پیدا کئے گئے۔ شروع پیدائش عالم کے سلسلہ کو چلانے کیلئے ہزارہا انسان بغیر ماں اور باپ کے خدا نے پیدا کئے۔ لیکن ان سب بے ماں اور باپ کا فرد اعلےٰ صرف حضرت آدم ہی ہیں۔ جنہوں نے باوجود بے ماں و باپ ہونے کے نبوت اور خلافت الہٰیہ کا درجہ حاصل کیا۔ اسی طرح ظلی بروزی اور امتی صفات سے متصف تو ہزارہا ہوئے۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ لیکن ان تمام کا فرد اعلےٰ صرف ایک ہی وجود ہے جس کو باوجود امتی ہونے کے نبوۃ اور مقام محمدی کے لازم حال خلعت سے سرفراز کیا گیا ہے۔ جس کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت احمد قادیانی ہے

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بے نظیری کی نظیر ایک نہیں دو پیش کر دی گئی ہیں۔ اگر سوال ہو کہ امتی نبی پہلے کوئی نہیں ہوا۔ تو میں کہتا ہوں امی نبی بھی پہلے کوئی نہیں ہوا۔ اور اگر کہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امی ہونا محل مدح میں ہے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتی وغیرہ ہونا بھی محل مدح میں ہے اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امی ہونا آپ کی شان اور درجہ نبوت کو نہایت اعلےٰ اور ارفع کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتی ہونا بھی آپ کی شان اور درجہ نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل ظلیت میں کر دیتا ہے۔

غرض امی یا امتی وغیرہ ہونا اضافی امور ہیں اور ایسے امور جو فوق العادت نہیں بلکہ نادر اور فرد اعلےٰ ہونے کی حیثیت سے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی کسی مصلحت اور حکمت کے ماتحت ایک نبی کو دوسرے نبی سے امتیاز بخشنے کیلئے ضرورت زمانہ کے مطابق محض امتیازی رنگ میں اضافی طور پر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ایسے امور کو ہمارے دلائل حقہ کے سامنے جواباً پیش کرنا غیر مبایعین کو ہمارے مطالبہ سے بری الذمہ نہیں کر سکتا۔ (باقی) خاکسار محمد سعید سعدی از لاہور

الٰہی سلسلوں میں منافقین کے پیدا ہونیکی وجوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (آل عمرانؑ) کہ اے مومنو! حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ اور متفرق مت ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمت کو یاد کرو۔ جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔

ایک زرین اصل

مندرجہ فوق آیت میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو روحانی اور جسمانی ترقی کرنے کے لئے ایک نہایت ہی زرین اصل کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یعنی فرمایا ہے۔ کہ اے مومنو اس بات پر غور کرو۔ کہ جب تم ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے تمہارے دل ایک دوسرے کی نسبت نفرت اور حقارت کے جذبات سے لبریز تھے اتفاق تمہارے اندر نام کو نہ تھا۔ اتحاد سے تم کوسوں دور بھاگتے تھے۔ اور تھا تو یہی کہ اپنے تکبر اور نخوت کیوجہ سے دوسرے کا نام تک سننا تمہارے لئے گوارا نہ تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تم میں اپنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھیجکر اتنا بڑا عظیم الشان احسان کیا کہ اس کے ذریعہ سے تمہاری دشمنی دوستی سے بدل گئی۔ تمہاری عداوت محبت سے تبدیل ہو گئی تمہارے جذباتِ حقارت جذبات صلح و آشتی سے بدل گئے۔ مگر یاد رکھو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ سب اکٹھے ہو کر اللہ تعالےٰ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا لائحہ عمل قرار دے لو۔ اور وحدت و اتحاد کی جو نعمت اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں عطا ہوئی ہے اسے ہرگز نہ بھولو مسلمانوں کی ترقی کا راز اتحاد میں مضمر تھا یہ ایک زرین سبق تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو سکھایا۔ اور جب تک وہ اس پر عامل رہے باوجود اس بات کے کہ ہزارہا تکالیف ان پر وارد ہوئیں۔ ہزارہا مشکلات میں سے انہیں گزرنا پڑا۔ ہزارہا مصائب کے طوفان ان پر اُمڈ آئے۔ ہزارہا فتنوں سے انہیں مقابلہ کرنا پڑا۔ ان کے پائے استقلال میں ذرا جنبش نہ آئی۔ اور یہ تکالیف یہ مصائب اور یہ مشکلات ان کی ترقی کے راستہ میں کچھ بھی حائل نہ ہو سکے۔ بلکہ وہ اس وحدت اور یگانگی کی نعمت سے بسرعت تمام اکناف عالم میں پھیلتے گئے اور ان کی شجاعت اور عظمت کا سکہ تمام روئے زمین کی جابر سے جابر حکومتوں پر بیٹھ گیا۔ لیکن جونہی وہ اس اصل سے غافل ہوئے۔ شیطان جو ہمیشہ ایسے مواقع کی تاک میں رہتا ہے۔ اس نے اپنے بعض اظلال کے ذریعہ اس وحدت ملی کو پراگندہ کرنے کی ٹھان لی۔ اور انہوں نے اپنی مخفی عداوت اور خفیہ ریشہ دوانیوں سے کام لے کر اس روشن ترین اوج سعادت پر پہنچی ہوئی قوم کو قعر مذلت میں گرا دیا۔

اب دیکھو۔ ایک زمانہ ہاں ایک شاندار زمانہ تو مسلمانوں پر وہ آچکا ہے۔ جس میں اسلامی اخلاق اسلامی رواداری۔ اسلامی شرافت و نجابت اور اسلامی دیانت و امانت کا وہ شہرہ تھا کہ مخاطب مسلمان کا نام سنکر ہی اس کے ساتھ معاملہ کرنے پر فوراً آمادہ ہو جاتا تھا۔ لیکن آج مسلمانوں پر اس قدر ذلت و ادبار کا دور دورہ ہے۔ کہ میں نے یہاں کراچی میں بارہا غیر مسلم اقوام کے بچوں کو آپس میں یہ گالی دیتے سنا ہے۔ کہ "خدا تمہیں مسلمان کے موافق کرے" اللہ اللہ کجا وہ رفعت کا انتہائی مقام اور کجا یہ ذلت کی تاریک ترین غار!

حفاظت اسلام کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

مگر جیسا کہ اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ اسلام کی حفاظت سے کبھی بھی غافل نہیں رہے گا۔ بلکہ مسلمانوں کی خرابیوں اور باہمی فساد کو دور کرنے کے لئے ہر زمانہ میں کسی نہ کسی مصلح مامور اور رہنما کو بھیجتا رہیگا۔ ہماری حالتوں پر رحم کر کے ہمارے زمانہ میں بھی اس نے ایک عظیم الشان ہادی و رہنما یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے آکر ہماری گری ہوئی حالتوں میں عظیم الشان تغیر پیدا کیا۔ ہم ذلیل تھے ہمیں باعزت کر دیا۔ ہم مفلس تھے ہمیں غنی کر دیا۔ ہم جاہل تھے۔ ہمیں عالم بنا دیا ہم مردہ تھے۔ ہمیں زندہ کر دیا۔

غرضیکہ اس نے اپنے مسیحی نفس سے کام لے کر ہماری اخلاقی اور روحانی کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں پھر نئے سرے سے تر و تازہ کر دیا۔ چنانچہ دیکھ لو تبلیغ اسلام کا وہ عدیم النظیر کام جو آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری اس چھوٹی سی بے سرو سامان جماعت کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ دوسرے مسلمان باوجود اس کے کہ ان کے پاس ہر قسم کا ساز و سامان موجود ہے۔ وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اگر تعداد کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو ہماری ان سے کچھ نسبت ہی نہیں مال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ان میں آزاد حکومتوں کے بادشاہ عظیم المرتبت نواب بلکہ بعض سیٹھ ہی اتنے مالدار ہیں۔ کہ جتنا چندہ ہماری ساری جماعت کا ہوتا ہے۔ وہ اکیلے دے سکتے ہیں۔ مگر کیا وجہ ہے کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ اتحاد وہ یگانگت اور وہ یک جہتی جو الہٰی جماعتوں کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہوا کرتی ہے۔ اور جس پر تمام کامیابیوں کا دار و مدار ہوتا ہے۔ اس سے وہ محروم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنے مامور کے ذریعہ اس نعمت سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہر روحانی جماعت کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے شیطان موقعہ کی تاک میں رہتا ہے۔ اور جونہی مومنوں میں ذرا سستی اور غفلت کے آثار دیکھتا ہے۔ فوراً طرح طرح کی مخفی تدابیر سے کام لے کر انہیں اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔

فتنوں کا ظہور

اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے زمانہ میں بھی شیاطین نے اپنی قدیم سنت مستمرہ کے مطابق بیسیوں فتنے کھڑے کئے۔ جن میں سے بعض اندرونی تھے اور بعض بیرونی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت جو ابھی تک اس وحدت ملی کے الٰہی سبق کو نہیں بھولی۔ اس نے ان فتنوں کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اور ہر فتنہ کے بانی ایسی بری طرح سے پسپا ہوئے۔ کہ زندگی ہی میں گویا ان پر موت طاری ہو گئی۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے ناامید ہو کر بیٹھ گئے۔

جماعت کا قابل تعریف نمونہ

آج پھر چند دشمنان صداقت نے ہمارے اتفاق و اتحاد کو تفرقہ اور انشقاق میں تبدیل کرنے کے لئے ایک نیا فتنہ کھڑا کیا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اندرونی فتنہ بیرونی فتنہ کی نسبت زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہوا کرتا ہے۔ مگر اللہ جل شانہ کے فضل اور اس کی تائید سے جماعت نے جس مومنانہ جرأت کے ساتھ ان فتنہ پردازوں کا مقابلہ کیا ہے اور ان کے گندے اور شرمناک منصوبوں سے نفرت اور حقارت کا اظہار کیا ہے۔ اس نے پھر ایک دفعہ دشمنان احمدیت پر اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ابھی وہ وحدت و اتحاد کی ایک ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہے۔ کہ کوئی بااثر سے بااثر گروہ۔ کوئی طاقت ور سے طاقتور جماعت اور کوئی منظم سے منظم سلطنت بھی اس کے نظام میں خلل انداز نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ یہ چند فتنہ پرداز اس جماعت کی بنیادوں کو کمزور کر سکیں۔ مگر احباب یاد رکھیں کہ اس کامیابی کا سارا سہرا ہمارے اس بیدار مغز اور اولوالعزم امام کے سر پر ہے۔ جس نے اس فتنہ کو سر اٹھاتے ہی ایسی کاری ضرب لگائی۔ کہ اسے ہمیشہ کے لئے سرنگوں کر دیا۔

ایک سوال کا جواب

بعض اسلامی تاریخ سے ناواقف دوست حیران ہو کر سوال کرتے ہیں کہ جماعت کو ان چند خامل الذکر اور ادنیٰ درجہ کے لوگوں کا اس قدر شدید مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ان کی اس حیرت کو دور کرنے کے لئے ہم انہیں بتاتے ہیں کہ اگر آپ اسلامی تاریخ پر ذرا غور سے نگاہ دوڑائیں تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ جن فتنہ پردازوں نے ابتداء میں اسلامی اتحاد کو ملیامیٹ کرنے پر کمر باندھی تھی۔ وہ بظاہر بالکل معمولی انسان تھے۔ اور مسلمان اسی غفلت میں رہے کہ یہ چند کمینے رذیل لوگ اسلام کی اس عظیم الشان وحدت کو کیونکر پراگندہ کر سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور سب سے افضل نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رکھی گئی لیکن ان کی غفلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فتنہ اندر ہی اندر پرورش پاتا رہا اور اس کے جراثیم بعض سادہ مگر کمزور ایمان لوگوں میں سرایت کرتے گئے اور مسلمانوں کو اس وقت ہوش آیا جبکہ یہ فتنہ تمام اسلامی ممالک میں پھیل چکا تھا۔ اور اس کی جڑیں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مضبوط ہو چکی تھیں۔ اور چونکہ اس زمانہ میں رسل و رسائل کا آجکل کی طرح کوئی عمدہ انتظام نہ تھا۔ اس لئے اسے فوراً نہ دبایا جا سکا۔ اور اس کا جو نتیجہ ہوا۔ وہ اس قدر عبرتناک اور روح فرسا ہے کہ ایک درد رکھنے والے مسلمان کے سامنے جب یہ واقعات آتے ہیں۔ تو اس کے دل پر ایک لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور اس کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ پس گو ہر فتنہ ابتداء میں معمولی ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کی ابتداء میں ہی سرکوبی نہ کی جائے۔ تو پھر بعد میں اس کا دبانا دشوار ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے۔ کہ ایک آگ کی چنگاری کا بجھانا کس قدر آسان ہے۔ لیکن اگر ابتداء میں اس کی طرف سے غفلت برتی جائے۔ تو وہ ایک عظیم الشان مکان کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر سکتی ہے۔ پھر بارش کے وقت مکان کی چھت کا ایک سوراخ ابتداء میں کس طرح معمولی دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر ابتداء میں ہی اسے ناقابل التفات سمجھ کر اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ تو بعد میں کس قدر صعوبت اور تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی غیر معمولی فراست اور بیدار مغزی

پس ہزار ہزار رحمتیں ہوں ہمارے اس غیر معمولی فہم و فراست رکھنے والے بیدار مغز خلیفہ پر کہ اس نے جس طرح ہر خطرناک سے خطرناک موقعہ پر جماعت کی دستگیری کی۔ اور اسے قعر مذلت میں گرنے سے بال بال بچا لیا۔ اس موقعہ پر بھی عین فتنہ کے سر اٹھاتے ہی اس نے ان گندے اعضاء کو کاٹ کر الگ کر دیا اور جماعت کو ہوشیار کر دیا اور ہمارے ایمانوں کو جو ہمیں اس کے مصلح موعود ہونے کے متعلق تھے اور زیادہ مضبوط کر دیا۔ کیونکہ خدا کے کلام میں اس کی ایک علامت یہ بھی لکھی ہے کہ "وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا"۔

پس آج کیا بلحاظ اس کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پاک اور مقدس روح خدا تعالیٰ کے متعدد الہامات اور بے شمار رؤیا و کشوف کے نتیجہ میں ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنی مشہور تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں لکھا ہے کہ ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی بشارت نہیں دیتا مگر جب کہ اس اولاد کا صالح ہونا مقدر ہو۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر مترقبہ نعمت کے طور پر ہم میں نازل کئے گئے ہیں اور کیا بلحاظ اس کے کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ آپ کے ذریعہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیسیوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ وہاں جماعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام فتنوں اور مشکلات کو عبور کرتی ہوئی آپ کی رہنمائی اور قیادت کی برکت سے اکناف عالم میں پھیل گئی۔ ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ آپ خلیفہ برحق ہیں۔

خلیفہ وقت سے غلطی کے امکان کے متعلق اعتراض

اس موقعہ پر یہ دشمنوں کی ایک اور شرارت کی طرف بھی میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ دشمن کہتا ہے۔ کہ خلیفہ کوئی مامور نہیں جو غلطی نہ کر سکے اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اگر خلیفہ غلطی کر سکتا ہے۔ تو کیا ایک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر یا اس کے بعض ساتھی ہی ایسے ہیں۔ جو غلطی نہیں کر سکتے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ غلطی عموماً دو ہی قسم کی ہو سکتی ہے ایک دینی امور میں دوسری دنیوی امور میں۔ مؤخر الذکر غلطی کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ دنیا میں کوئی بھی انسان نہیں۔ جو اس غلطی سے مصئون و محفوظ ہو۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین دل و دماغ رکھنے والا خلیفہ دیا ہے جس نے ہر مشکل سے مشکل وقت میں جماعت کی صحیح رہنمائی کر کے واضح کر دیا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی شخص پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکے کہ وہ دنیوی امور میں بھی حضور سے زیادہ رہنمائی کے قابل ہے۔ باقی رہا دینی امور میں غلطی

352

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سواس کے متعلق خود فتنہ پردازوں کو مسلم ہے۔ کہ جن عقائد پر جماعت کو آپ نے قائم کیا ہے۔ وہی دراصل صحیح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد ہیں۔ پس یہ بھی دشمن کی ایک چال ہے۔ جس سے کام لے کر وہ جماعت کے نظام میں رخنہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ بگوش ہوش سُن لے کہ یہ فتنہ ہمارے لئے کوئی نیا فتنہ نہیں۔ بلکہ اس قسم کے بیسیوں فتنے اس سے قبل گذر چکے ہیں۔ اور ہر فتنہ کو سر اٹھاتے ہی دیکھکر ہمارے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی کتاب میں ہمارے لئے یہ تسلی کا سامان موجود ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لایفتنون (عنکبوت ع ۱) کہ کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ان کا صرف یہ کہنا کہ ہم خدا کے مامور پر ایمان لے آئے ہیں۔ کافی ہے۔ اور وہ آزمائش میں نہیں ڈالے جائینگے

پس جب کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی ہم گھبراتے نہیں بلکہ اس کا شدت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ کچلا جاتا ہے۔ اس وقت ہمارا ایمان بہت زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ ہاں خطرہ صرف ان لوگوں کو ہوتا ہے۔ جن کے ایمان کی بنیاد کسی مضبوط چٹان پر قائم نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ بیعت کا مفہوم یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اب ہم نے رستہ کی ساری کٹھن منزلوں اور دشوار گزار گھاٹیوں کو طے کر لیا ہے۔ لہذا اب ہم ان انعامات کے مستحق ہو گئے ہیں۔ جن کا وعدہ نبیٔ وقت کی معرفت ہمیں دیا گیا تھا مگر چونکہ جلد ان کی وہ امیدیں انہیں بر آتی نظر نہیں آتیں۔ بلکہ اس انعام کے حصول میں انہیں مختلف قسم کے ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑتا ہے اس لئے وہ ڈگمگا جاتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ تک منافقت کی زندگی بسر کر کے آخر ہمیشہ کے لئے خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بن کر الگ ہو جاتے ہیں :-

ابتلاؤں کی اقسام

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کون کون سے ابتلا ہیں۔ جو ایک مومن انسان کے ایمان کو ضائع کرنے کا موجب ہو جایا کرتے ہیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ موٹے موٹے ابتلاء جو عموماً لوگوں کو پیش آیا کرتے ہیں۔ وہ اللہ جل شانہٗ نے سورہ بقرہ کی اس آیت میں وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔ کہ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ ہم ضرور مومنوں کو کئی قسم کے ابتلاؤں میں مبتلا کر کے آزمائیں گے۔ کبھی کئی قسم کے اعتراضات اور دکھ دے کر دشمن انہیں خوف دلائینگے۔ کبھی بھوک کی مصیبت انہیں پیش آئے گی کبھی ان کے اموال خطرہ میں پڑ جائینگے کبھی ان کے عزیز رشتہ دار فوت ہو کر ان کے لئے صدمہ کا موجب ہو جائینگے کبھی انہیں پیداوار کے عمدہ نہ ہونے کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑے گا مگر جو لوگ ان تمام قسم کے ابتلاؤں کو عبور کر کے صحیح و سلامت پار ہو جائینگے فرمایا۔ ایسے لوگوں کو بشارت دیدو کہ وہ سچے مومن ہیں۔

پھر یہ ابتلا ایک اور طریق سے بھی پیش آ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ بعض مقدمات میں اپنی امید کے خلاف فیصلہ دیکھکر بعض لوگ مرتد ہو جاتے ہیں۔ اور بعض خود تو ایمان کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ لیکن اولاد کو مصیبت میں پڑتے ہوئے ہرگز دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے لوگوں کی اولاد اگر کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو کر سزا پا جائے تو بسا اوقات وہ فرطِ محبت کی وجہ سے ایمان جیسی قیمتی چیز سے محروم ہو جاتے ہیں۔ پھر کئی لوگوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ جب رزق کی تنگی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو یہ خیال کر لیتے ہیں کہ نبی کی جماعت میں شامل ہو کر ہم کیوں اس تکلیف میں پڑ گئے۔ اور بعض اپنی اولاد کی خاطر گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

غرض کئی رنگوں میں یہ ابتلا آتے ہیں۔ مگر جو لوگ ان میں سے صحیح و سلامت بچکر نکل جاتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر مومنوں کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور جن کی کسی نہ کسی ابتلا میں پڑ کر کمر ٹوٹ جاتی ہے وہ اس پُرخطر رستہ کو چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کئی دفعہ اپنے خطبات میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جس راہ پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی پر خطر ہے اور اس میں ہمارا ساتھ وہی دے سکتے ہیں جن کے پاؤں مضبوط ہیں۔ اور جو رستہ کی مشکلات سے نہیں گھبراتے۔ مگر جن لوگوں کے پاؤں نازک ہیں اور رستہ کی مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتے ان کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے الگ ہو جائیں کیونکہ وہ ہمارا ساتھ نہیں دے سکتے۔

ایمان کی راہ بہت کٹھن ہے

تو درحقیقت ایمان کی راہ بڑی کٹھن راہ ہے۔ بلکہ یہ ایک پلصراط ہے۔ جسے دنیا میں ہی ہر مومن کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ مگر جب تک انسان اپنی تمام خواہشات اپنی جان اپنی اولاد۔ اپنا مال اور اپنی ہر عزیز سے عزیز چیز اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ وہ ایمان جیسی بیش قیمت نعمت کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔ خود خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ کہ قل ان کان اٰباؤکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم و اموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفسقین ٥ (توبہ رکوع ۳)

یعنی اے نبی! ان ایمان لانے والوں کو کھول کر سنا دے۔ کہ اگر تمہیں اپنے والدین اپنے بیٹے اپنی بیویاں۔ اپنا قبیلہ اپنے اموال جو تم نے خود کمائے ہیں۔ یا اپنی تجارت جس میں تم نقصان سے خائف رہتے ہو۔ یا اپنے مکان جو تمہیں بہت پسند ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت زیادہ پیارے ہیں۔ اور تم ان چیزوں کو ترک کر کے جہاد فی سبیل اللہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ تو انتظار کرو۔ یہاں تک کہ امر الہٰی آجائے اور اللہ فاسقوں کی قوم کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔ اس آیت میں اللہ جل شانہٗ نے یہ بات مسلمانوں کے سامنے کھول کر رکھ دی ہے۔ کہ کوئی شخص مومن کہلانے کا مستحق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ دین کی خاطر مندرجہ بالا اشیاء کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار نہ رہے۔ لیکن اگر کوئی شخص امام کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر یہ عہد تو کرتا ہے۔ کہ میں اپنی ہر عزیز سے عزیز چیز اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہوں گا۔ لیکن وقت آنے پر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ کہ وہ مومن نہیں۔ بلکہ فاسق ہے۔ کیونکہ وہ ایک عہد کر کے اسے توڑتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مومن ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس موقعہ پر جہاں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سوال آجائے۔ دنیا کو قربان کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جائے خدا کے مسیح نے کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی سلسلوں میں منافق کس طرح پیدا ہوتے ہیں

غرض ایمان کا یہ ایک نہایت اعلےٰ معیار ہے جسے اللہ تعالےٰ نے نہایت جامع الفاظ میں مومنوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اس کی اگر تفصیلات بیان کی جائیں۔ تو اس کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ مگر چونکہ موجودہ فتنہ بعض ایسے امور کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جن کا بیان کرنا ضروری ہے اس لئے میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے چند ایسی باتیں بیان کرتا ہوں۔ جن سے معلوم ہو کہ الٰہی سلسلوں میں منافق پیدا کیسے ہوتے ہیں۔ اور پھر کس طریق سے تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں سو جاننا چاہیئے کہ ایک شخص جب اپنے فرائض منصبی کو صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا۔ یا کچھ اس میں اعتقادی یا روحانی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ اب مجھ پر ضرور گرفت ہوگی۔ تو وہ اس گرفت سے بچنے کے لئے کئی قسم کے منصوبے سوچنے لگتا ہے۔ اس کی خواہش ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ اس کی کمزوری کی وجہ سے اس سے بازپرس نہ کی جائے۔ بلکہ وہ منافقت کی زندگی بسر کرتے ہوئے بھی ترقی کرتا چلا جائے۔ مگر چونکہ اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اس شخص پر جس کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ ڈور ہوتی ہے کئی قسم کے کمینے اور گندے اعتراضات کرنے شروع کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ومنھم من یلمزک فی الصدقات الخ کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگ ان میں سے ایسے ہیں۔ جو تجھ پر صدقات کے بارہ میں نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور تیری عیب گیری کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو اس میں سے کچھ دیدیا جائے۔ تو ان کے سارے اعتراضات کافور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کئی بدبخت اور سیاہ باطن لوگوں نے حضور پُرنور پر چوری کا الزام بھی لگایا۔ بعض نے شہوت پرستی کا الزام لگایا۔ بعض شیطان سیرت لوگوں نے آپ کی ازواج مطہرات پر بھی نہایت گندے اور کمینہ الزامات لگائے چنانچہ واقعہ افک اسکی ایک مثال ہے لیکن ان تمام باتوں سے ان کا مقصد محض یہی ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ان کی منافقت کا بھانڈا پھوڑ دیا جاتا ہے اور انبیاء اور خلفا ایسے گندے اور ناپاک اعضاء کو اپنی پاک اور مطہر جماعت سے کاٹ کر الگ کر دیتے ہیں اس لئے کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مطابق ایسے رسوائے عالم لوگ انبیاء اور ان کی پاک جماعت کو بدنام کرنے کے لئے ان کے خلاف طرح طرح کے منصوبے سوچتے ہیں اور ان پر خطرناک سے خطرناک الزامات تراشتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ان کے مخالف لوگ جو پہلے ہی ان کی جی بھر کر مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ان سے ہنسی اور استہزا سے پیش آ رہے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں ایک اور ہتھیار آجاتے جس سے کام لے کر وہ مومنوں کی جماعت پر اور ہنسی کریں۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ مومنوں کے ایمان میں یہ ابتلا ہرگز کسی قسم کی کمزوری نہیں پیدا کرتے بلکہ جب وہ ان کا مردانہ وار مقابلہ کر کے فتنہ پردازوں کو خطرناک شکست دے چکتے ہیں۔ تو ان کا ایمان اور زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سے محسوس کر لیتے ہیں۔ کہ سارے جہان کے کفار کے مقابلہ میں ہمارا کامیاب ہو جانا محض اللہ تعالےٰ ہی کے فضل سے ہے۔ ورنہ ہم چیز ہی کیا ہیں۔ اور ہماری حقیقت ہی کیا ہے۔

روحانیت سے بے بہرہ لوگ مناصب عالیہ پر پہنچکر بدظنی کا شکار ہو جاتے ہیں

پھر ایک سبب اس مرض میں مبتلا ہو جانے کا یہ بھی ہے کہ کئی لوگ جو روحانیت سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ مگر اپنی شومئی قسمت کی وجہ سے کسی روحانی جماعت میں بظاہر کسی اچھے منصب پر سرفراز ہو جاتے ہیں وہ سمجھ لیتے ہیں کہ جب بغیر روحانیت کے ہم اس مرتبہ پر پہنچ گئے ہیں۔ تو دوسرے لوگ جن کے ہاتھ میں انتظام کی باگ ڈور ہے وہ بھی ہمارے جیسے ہی روحانیت سے کورے ہونگے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ کسی شخص میں روحانیت کے قائل ہی نہیں رہتے۔ اور خطرناک طور پر گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نصیحت یاد دلاتا ہوں۔ آپ میں سے اکثر نے سنا ہوگا۔ کہ حضور یہ فرما چکے ہیں کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں سلسلہ کا کوئی کام ہوتا ہے۔ وہ یہ مت خیال کریں۔ کہ اگر انتظامی طور پر ہمیں کسی محکمہ کا افسر بنایا گیا ہے۔ تو روحانی طور پر بھی ہم اپنے تمام ماتحت عملہ سے زیادہ درجہ رکھتے ہیں بلکہ حضور نے فرمایا۔ کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے عملہ کا ایک چپڑاسی خدا کے دربار میں تم سے زیادہ درجہ رکھتا ہو۔ تو بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو کر بھی اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ خیال کر لیتے ہیں کہ روحانیت کا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے ورنہ حقیقت اس میں کچھ نہیں اسی لئے بعض الٰہی سلسلوں کے مقابلہ میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بھی دنیا کو اسی طرح اپنے پیچھے لگا لیں گے جس طرح انہوں نے لگا لیا مگر چونکہ ان کے پاس حق نہیں ہوتا اس لئے خطرناک طور پر ذلیل ہو کر اس دنیا سے بصد حسرت اپنے نقش ہستی کو مٹا دیتے ہیں اور کوئی انہیں پوچھتا بھی نہیں۔ ہاں وہ الزامات جو وہ روحانی سلسلہ کے بانی یا امام پر لگاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ انہیں موت نہیں دیتا۔ جب تک کہ سچ مچ انہیں ان میں مبتلا نہ کرے۔ کیونکہ عزت اور کامیابی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے دشمن ہزار مرتبہ چاند پر تھوکے آخر وہ تھوک اس کے منہ پر ہی پڑے گی۔

خاکسار۔ شیخ عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

فساد جنڈیالہ شیر خان کے متعلق سرکاری بیان

لاہور ۳۰ اگست۔ راجہ غضنفر علی خان پارلیمنٹری سکرٹری حکومت پنجاب سردار جگجیت سنگھ مان پرائیویٹ سکرٹری وزیر مالیات کی معیت میں جنڈیالہ شیر خان گئے تھے۔ مراجعت پر نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں آپ نے کہا۔ کہ فساد سے پہلے وہاں ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات اچھے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ وہاں ایک سکھ نے جو ایک مسلمان زمیندار غلام حسین کھوکھر کا مزارعہ تھا۔ اور گاؤں سے باہر جھونپڑی میں رہتا تھا۔ جھٹکہ کیا۔ اس پر اسے گاؤں سے نکال دیا گیا۔ وہ قریب کے گاؤں چک گورو داس میں جو سکھوں کا تھا چلا گیا۔ اس معاملہ کو سکھوں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ سکھوں کے ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کر کے اس معاملہ کی طرف توجہ دلائی۔ ڈپٹی کمشنر نے غلام حسین اور دیگر مسلمانوں کو بلایا اور سکھ کے ساتھ سمجھوتہ ہو گیا۔ اور اسے واپس بلانے پر اظہار رضامندی کر دیا گیا۔ چنانچہ دوسرے دن غلام حسین کے آدمی جا کر سکھ مزارعہ کا سامان وغیرہ لانے ہی والے تھے۔ کہ پولیس نے دونوں پارٹیوں کو پولیس تھانہ میں بلایا۔ جس سے انتظامات پھر درہم برہم ہو گئے۔ اب چک گورو داس کے سکھوں نے اس پر زور دیا کہ سکھ مزارعہ واپس نہ جائے

353
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسے جو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس کے معاوضہ میں غلام حسین اسے روپیہ ادا کرے۔ غلام حسین نے اس کو منظور کر لیا۔ اور دو سکھوں پر مشتمل ایک ثالثی بورڈ بنایا گیا جس میں ایک ممبر غلام حسین نے نامزد کیا۔ اور دوسرا چک گورداس کے سکھوں نے۔ بورڈ نے نقصان کا اندازہ ایک سو روپیہ لگایا۔ جو سکھوں کو دیکر اس کی رسید حاصل کر لی گئی۔ اسی دوران میں علاقہ کے سکھوں نے وہاں دیوان منعقد کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ دیہاتوں میں اشتہار تقسیم کئے گئے۔ مسلمانوں نے بھی دوسرے دیہات میں پیغامات بھیجے کہ اس دیوان کے دن مسلمان بھی وہاں جمع ہوں۔ حکام نے بھی انتظامات شروع کر دیئے۔ خان بہادر شیخ نور محمد ڈپٹی کمشنر نے مسلمانوں سے ملاقات کر کے انہیں پرامن رہنے کے لئے کہا۔ ڈپٹی کمشنر مسلمانوں کے رویہ سے بہت زیادہ مطمئن ہو گیا۔ اور سکھوں سے گفتگو کی جنہوں نے گاؤں میں سے جلوس لیجانے کا خیال ترک کر لیا۔

۲۸ اگست کو دس ہزار سکھ جمع ہوئے اور بابا کھڑک سنگھ نے دیوان کی صدارت کی۔ دیوان گاؤں کے ایک طرف تھا۔ اور دوسری طرف دو ہزار کے قریب مسلمان۔ پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ حکام بھی موجود تھے۔ دیوان ہو رہا تھا۔ کہ ایک ہندو نے آکر کہا کہ گاؤں میں ایک سکھ مارا گیا ہے۔ اس سے دیوان میں بے چینی پیدا ہو گئی اور ڈپٹی کمشنر کے یقین دلانے پر کہ حالات جس امر کے متقضی ہیں۔ وہی کچھ کیا جائیگا۔ دیوان میں سے کوئی بھی باہر نہ آیا۔ جو کچھ ہوا۔ وہ یہ ہے۔ کہ کچھ سکھ جو لنگر کے قریب سے گشت کر رہے تھے۔ گاؤں میں چلے گئے۔ اور مسلمانوں سے اُن کا تصادم ہو گیا۔ ایک سکھ مارا گیا۔ جب لڑائی کی افواہ پھیل گئی۔ تو بعض سکھ جو لنگر کا ہجوم

مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز جو کچھ مجھے زمین کی پیداوار فصل وار ہوا کریگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر فصل پر ادا کرتی ہونگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا اللہ جوائی۔ گواہ شد:۔ اسد اللہ بقلم خود کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد خدا بخش مہاجر دوکاندار قادیان موصی ۳۲۷۳

نمبر ۴۸۵۷ منکہ اقبال بیگم زوجہ محمد ابراہیم خان صاحب قوم افغان تاریخ بیعت ۱۲/۳۲ عمر ۳۲ سال کپورتھلہ بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہے پس اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ اقبال بیگم
گواہ شد:۔ ابراہیم خان کلرک رندھیر کالج کپورتھلہ۔
گواہ شد:۔ عبد المجید خان ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ۔

کمزور مرد۔ ساٹھ سالہ بوڑھے
غلط کار نوجوان!
امرت بوٹی رجسٹرڈ
استعمال کریں۔ امرت بوٹی کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو روک کر منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ بے ضرر ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰ گولی معہ امرت طلا ۱/۱۲/۔ ۲-۵۰
گولی نیز امرت طلا ۱۲/ منیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

وصیتیں!

نمبر ۴۸۶۱ منکہ غلام صادق ولد میاں محمد الدین صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ماہ ستمبر ۳۵ء ساکن پسرور محلہ کھوکھراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
(۱) ایک مکان پختہ مشتمل دو دالان ایک کوٹھڑی ایک بیٹھک ایک ڈیوڑھی بحدود اربعہ ذیل جانب شمال عام گلی جانب جنوب مکان بشیر احمد صاحب برادر خود جانب شرق مکان میاں مہر الدین صاحب پٹواری چچا خود جانب مغرب مکان نتھو دار وگیر و جائے سفید ملکیتی نبی بخش وغیرہ کھوکھر واقعہ آبادی شہر پسرور ضلع سیالکوٹ
(۲) جائے سفید ملحقہ مکان مذکور تخمیناً پانچ مرلہ۔
اس مکان اور جائے سفید کی موجودہ قیمت تخمیناً دو ہزار روپیہ ہوگی۔ اس جائداد میں ہم دو بھائی نصف نصف کے حصہ دار ہیں۔ اور اس جائیداد کے اپنے نصف حصہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ مبلغ پندرہ روپے ماہوار آمد پر ہے۔ جس کا ۱/۹ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا کل حصہ یا کل حصہ کی قیمت یا جز وقیمت ادا کر دوں۔ تو وہ حصہ یا اسکی قیمت ادا شدہ متصور ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔ المرقوم ۲۹/۶/۳۷
العبد:۔ غلام صادق مدرس محمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر سندھ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام رسول پٹواری محمد آباد سٹیٹ بقلم خود
گواہ شد:۔ رحمت علی کلرک محمد آباد سٹیٹ

نمبر ۴۸۵۶ منکہ اللہ جوائی بیوہ محمد قاسم قوم وڑائچ جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن پٹیالہ ڈاکخانہ باگڑیانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ چھ کنال زمین ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ۱۲۰/- روپے ہے۔ میں اس جائداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں۔ جو مبلغ بارہ روپے حصہ وصیت اور چار روپے شرط اول و اعلان وصیت نقد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ اگر میرے

سوزاک کی دوا چھ سال کے بعد ملی

لوگوں کا خیال تھا۔ کہ سوزاک لا علاج بیماری ہے۔ خود ہمیں بھی کچھ یہی گمان تھا۔ ہمیں بھی ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے متعدد ڈاکٹروں سے بے شمار نسخے میسر آئے اور انہوں نے ان نسخوں کی کافی تعریف بھی کی مگر جب ان کا تجربہ کیا تو تسلی بخش ثابت نہ ہوئے۔ گو اکثر مریضوں کو آرام پہنچا۔ مگر ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ کہ فلاں دوا سوزاک کا کافی علاج ہے۔ درحقیقت علاج تو وہ مکمل کہا جا سکتا ہے۔ جو کم سے کم ۹۰ فیصدی مریضوں کو تندرست کر دے۔ اگر اس سے کم تعداد ہے۔ تو پھر دعویٰ کی دوا نہیں کہی جا سکتی۔ تاہم گزشتہ چھ سال سے ہماری یہ کوشش جاری تھی۔ کہ بدنصیب ہندوستان سے اس خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی کامل دوا ایسی مل جائے۔ جسے غریب ہندوستانی بھی استعمال کر سکیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمیں اس کوشش میں اب آکر کامیابی ہوئی۔ اور ایک ایسا مکمل مرکب تیار ہوا۔ جس کا تجربہ کرنے کے بعد ہمیں اطمینان ہو گیا۔ اس دوا کا نام "**کلوزول**" ہے۔ اور سوزاک کے لئے بہت ہی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ ایک تیس سالہ مریض کو بھی گیارہ روز میں تندرستی مل گئی۔ تجربہ کرنے کے دوران میں ہی اس دوا نے کئی سو مریضوں کو تندرست کر کے ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔ اب ہمیں اس دوا پر پورا بھروسہ ہے۔ اور علی الاعلان سوزاک کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام علاج چھوڑ کر **کلوزول** کی صرف ایک شیشی استعمال کریں۔ آٹھ دس روز میں وہ خود دیکھ لیں گے۔ کہ جس بیماری پر سینکڑوں روپے برباد کئے۔ برسوں تکلیف اٹھائی۔ اسے کلوزول کی ایک شیشی نے آرام کر دیا۔ پس جو لوگ سوزاک کے مریض ہیں۔ وہ بے دھڑک بغیر کسی خدشہ کے یہ دوا طلب کر لیں۔ ہر قسم کے نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یکساں مفید ہے۔ **قیمت** ایک شیشی کلوزول دو روپے نو آنے (۲/۹) اور محصول ڈاک سات آنے (۷/) آج ہی ایک خط لکھ کر

جنرل منیجر زنانہ دواخانہ پوسٹ بکس ۳۴ دہلی کے پتہ سے منگائیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کراچی یکم ستمبر۔ سندھ اسمبلی نے آئین جدید کو منسوخ کرنے کے متعلق کانگرس پارٹی کی قرارداد منظور کرلی ہے اس قرارداد پر دو دن بحث ہوتی رہی چھ ترمیمیں پیش کی گئیں جن میں سے تین واپس لے لی گئیں۔ دو مسترد ہوگئیں صرف مسٹر جمشید مہتہ کی یہ ترمیم منظور ہوئی کہ اقلیتوں کے مسئلہ کے متعلق جو حل اتفاق رائے سے منظور کیا جائے گا۔ وہ مجلس نمائندہ کو قابل قبول ہوگا۔ اس کے بعد ترمیم شدہ قرارداد تقسیم آراء کے بغیر منظور ہوگئی

کلکتہ ۳۱ اگست۔ پرسوں شب وزیر اعظم بنگال کے مکان کے سامنے ایک ہزار کے قریب ہندو نوجوانوں نے مخالفانہ مظاہرہ کیا۔ ان کا رویہ اس قدر معاندانہ تھا کہ وزیر اعظم کے مکان کی حفاظت کے لئے پولیس کی امداد طلب کرنا پڑی۔ ایک نمائندہ اخبار سے ملاقات کے دوران میں مسٹر فضل الحق وزیر اعظم نے کہا کانگرس لیڈروں نے بنگال کی وزارت کے خلاف جو پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے پبلک کو اب اس کے اثرات بد کا احساس ہوگیا ہے۔ اگر مقامی مسلمان وقت پر میری امداد کو نہ آتے تو نہیں کہا جاسکتا کہ میرا اور میرے اہل و عیال کا کیا حشر ہوتا۔

ایبٹ آباد ۳۱ اگست آج گورنر کی دعوت پر کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خان صاحب نے ان سے ملاقات کی ۴۵ منٹ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ موضوع زیر بحث کے متعلق رازداری سے کام لیا جارہا ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس ملاقات کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

شیخوپورہ ۳۱ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنڈیالہ شیرخان کے قریب کھیتوں میں مزید دو مکانوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں انہیں ملا کر کے مقتولین کی تعداد ۸ تک پہنچ گئی ہے۔ پولیس کی تفتیش اور مجسٹریٹی تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔

ایبٹ آباد ۳۱ اگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر سرحد نے ہدایت جاری کی ہے کہ سرحد کے قانون امن عامہ کی بعض دفعات یکم ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک ضلع بنوں میں بدستور جاری رہیں گی۔ نیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنوں کو صوبجاتی حکومت کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔

شملہ ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب اتحاد کانفرنس میں ہر قوم کے مزید افراد کو شامل کرنے والے ہیں۔ تاکہ یہ کانفرنس ہر قسم کے مفاد کے پیش نظر مکمل طور پر نمائندہ بن سکے۔

جموں ۳۱ اگست۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ کے ساتھ وعدہ کے مطابق جموں کے ہندوؤں نے ایجی ٹیشن پر دست بند کردی ہے ہڑتال کا آج اکتیسواں دن ہے۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۳۴۷ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ جن میں سے ۱۸۳ پر فرد جرم عاید کی گئی۔ ۹۹ نے معافی مانگ لی۔ ۷۱ بری کر دئے گئے۔ باقی زیر سماعت ہیں۔

کانپور ۳۱ اگست۔ آج کانپور میں پھر سودیشی کاٹن ملز کے پانچ ہزار مزدوروں نے کارخانوں میں رہتے ہوئے کام کرنے سے انکار کردیا۔ ان مزدوروں کو شکایت ہے کہ ۹ اگست کو مزدوروں کی انجمن اور کارخانہ داروں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کی شرائط پر عمل نہیں کیا گیا۔

شملہ ۳۱ اگست۔ پنجاب سے بیکاری کے انسداد کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ آج اس کا پہلا اجلاس چوہدری سر چھوٹو رام وزیر ترقیات کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنجاب میں صرف تعلیم یافتہ بے کاروں کے مسئلہ پر ہی غور نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ غیر تعلیم یافتہ بیکاروں کے مسئلہ کو بھی حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

شملہ یکم ستمبر۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر این این سرکار نے کہا۔ کہ فیڈریشن کے معاملہ میں اگرچہ والیان ریاست سے ابھی تک رسمی گفت وشنید کی نوبت نہیں آئی۔ تاہم ان سے مشورے طلب کئے جاچکے ہیں۔ لیکن ان کا اظہار پبلک مفاد کے لئے مفید نہیں۔

جنیوا یکم ستمبر۔ حکومت چین نے جمعیتہ اقوام کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے جس میں ۷ جولائی سے لے کر اس وقت تک چین میں جو حالات رونما ہوئے ہیں۔ انہیں بیان کیا گیا۔ نوٹ میں نہ تو لیگ سے اپیل کی گئی ہے اور نہ اسے آئندہ اجلاس کے ایجنڈا میں شامل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ نوٹ میں لکھا ہے کہ جاپان نے مواثیق لیگ معاہدۂ دول نُہ اور پیرس کے معاہدہ امن کی خلاف ورزی کی ہے۔

شنگھائی یکم ستمبر۔ کل صبح ۶ جاپانی ہوائی جہازوں نے کینٹن پر حملہ کیا۔ جہاز بہت بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ فضائی حملہ کی مدافعت کرنے والی توپیں ان پر گولے برسا رہی تھیں۔ شہر میں ایک عام اضطراب کی لہر دوڑ چکی تھی۔ کئی گھنٹوں کے بعد پھر دوبارہ حملہ ہوا۔ لیکن ہوائی جہاز کینٹن تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ چینی ہوائی جہازوں نے انہیں مار بھگایا۔ پہلے حملہ میں ایک جاپانی ہوائی جہاز تباہ ہوکر نیچے گر پڑا۔ اور اس کے تینوں مکین مردہ پائے گئے۔ تاریخ حاضرہ میں مجلس جنگ میں پہلی بار جس عورت نے جگہ پائی ہے۔ وہ میڈم چیانگ کائی شک ہے۔ جو نانکنگ میں کمان اعلےٰ کی کانفرنسوں میں شامل ہو رہی ہے۔

امرتسر ۳۱ اگست گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے چاندی ۵۱ روپے ۲ آنے ہے۔

بیت المقدس یکم ستمبر۔ کل فلسطین میں پھر فساد ہوگیا۔ جس میں تین اشخاص ہلاک اور دو سخت مجروح ہوئے تل ابیب کے نواح میں یہود نے مورچوں میں بیٹھ کر عربوں پر گولیاں برسائیں۔

لاہور ۳۱ اگست۔ آج صبح مولانا ابوالکلام اور بابو راجندر پرشاد لکھنؤ سے یہاں پہنچے اور فرنٹیر میل سے صوبہ سرحد کی طرف روانہ ہوگئے۔ نمائندہ اخبار کے ایک سوال کے جواب میں مولانا ابوالکلام نے کہا۔ کہ صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت قائم ہونے کی قوی امید ہے۔ ہم صوبہ سرحد میں چار پانچ دن قیام کریں گے

ایبٹ آباد یکم ستمبر۔ ڈاکٹر خان صاحب نے یونائیٹڈ پریس کو یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ انہوں نے موجودہ وزارت سرحد کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر ۲۶ ممبروں کے دستخط حاصل کرلئے ہیں۔ ان حالات میں کانگرسیوں کا دعوٰی ہے کہ موجودہ وزارت کا قائم رہنا محال ہے۔ اسمبلی کا اجلاس میزانیہ آج سے شروع ہو گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عدم اعتماد کی تحریک اس اجلاس میں پاس ہو جائے گی۔

ایبٹ آباد یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے مسٹر عبدالغفور خان کانگرسی ممبر نے جو یہ بل اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا کہ تمام سرحدی سکولوں میں پشتو زبان لازمی قرار دی جائے۔ کانگرسی ہندوؤں کے کہنے پر واپس لے لیا ہے

نانکنگ یکم ستمبر۔ حکومت چین نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ ۱۸ اور ۴۵ سال کے درمیان کی عمر کے تمام چینی مرد فوج میں بھرتی کئے جائیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی